New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وحشتِ آوارگی
از عینا بیگ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحشتِ آوارگی

ازعینا بیگ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"زمان؟جواب دو"وہ چیخی۔

"تت۔تم؟خیریت؟؟؟؟"وہ چونکا۔لمحہ لگا تھا اسکی رنگت فق ہونے میں۔فاطمہ کا فون بے وجہ نہیں آسکتا تھا۔

"کیا میں نے تاخیر کر دی؟"وہ روتے ہوئے دبے دبے سے لہجے بولی۔زمان کا دل بیٹھا۔

"ک۔کیا ہوا ہے؟مجھے کچھ علم نہیں۔۔۔؟"وہ ساکت ہوا۔فاطمہ نے پہلے حیرانی اور پھر حقارت سے فون کو دیکھا اور چلائی۔

"تمھیں علم نہیں؟دونوں گھر میں ساتھ رہتے ہو اور یہ ہی نہیں معلوم تمہارے بھائی نے شانزہ سے نکاح کیا ہے؟؟؟تم تو ساتھ دینے کی بات کر رہے تھے نا زمان؟مگر تم جھوٹ۔۔۔۔"اس نے روتے ہوئے بات ادھوری ہی چھوڑ دی۔

زمان کے تو کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔وہ دم بخود کھڑا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔امان نے نکاح؟؟؟مگر ابھی رات ہی تو بات ہوئی تھی۔۔۔۔

"کک۔کب نکاح۔۔۔۔"اس کے منہ میں ہی الفاظ رہ گئے۔اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا تمہیں واقعی نہیں خبر؟"اسے حیرت ہوئی۔

"نہیں میں بے خبر ہوں۔۔میں کراچی میں نہیں ہوں دو تین دن سے۔۔مجھے علم نہیں! خدا کا واسطہ ہے مجھے بتاؤ"وہ سامنے کی جانب نگاہیں ٹکا کر دم بخود بولا۔

"دو، تین دن قبل"

زمان نے بائیں ہاتھ کی انگلیاں غم وغصے سے بالوں میں پھنسائیں۔۔۔۔

امان ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔اپنے بھائی کو بھی خبر لگنے نہیں دی۔۔اسے رونا آنے لگا۔۔۔اتنا بے بس زندگی میں کبھی نہیں ہوا جتنا آج امان نے کر دیا تھا۔۔۔اس نے میرے لاہور جاتے ہی اسی دن نکاح کر لیا۔۔۔یعنی اس نے مجھے جان بوجھ کر بھجوایا تھا؟

"مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔۔۔لیکن میں نے تم سے کہا تھا فاطمہ جاوید کہ میری بات کا یقین کرو! مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔مجھے آج کراچی کا ٹکٹ کروانا ہے! کوشش ہے آج ہی آجاؤں۔۔۔پھر ہی پتا چلے گا کہ تم کتنی تاخیر کر آئی ہو"اس نے کال کاٹی اور بے چارگی سے فون کو دیکھنے لگا۔اس کا نمبر سم میں محفوظ کر کے اب وہ لب بھینچے خود کو آئینے میں دیکھ رہا تھا۔

"امان"اس نے پوری قوت سے چیخ کر موبائل دیوار پر دے مارا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک کے بعد ایک مشکل سر پر کھڑی تھی۔۔۔

کاش کہ یہ وقت تھم جائے اور دو گھڑی سکون اور خاموش فضا میں کھل کر سانس ہی لیلے۔۔۔

مگر وہ صرف ایسا سوچ سکتا تھا، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

-----------------------------------------------*

وہ شاور لے کر کمرے میں آیا اور تولیہ بالوں پر رگڑنے لگا۔ کل رات زمان کے ساتھ گفتگو کے بعد اس کا موڈ ٹھیک ہو چکا تھا۔ وہ آج خوش بھی تھا کیونکہ زمان آنے والا تھا۔ بے خبری میں تولیہ بیڈ پر پھینکا یہ بھول کر کہ گیلا تولیہ سوتی شانزہ کے منہ پر پڑا تھا۔ وہ وارڈروب کی جانب بڑھا کہ جھٹکے سے پلٹا اور تیزی سے شانزہ کی جانب بڑھا۔ تولیہ ہٹا کر دیکھا تو وہ خمار آلود آنکھوں سے حالات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"نہیں نہیں سو جاؤ۔۔۔ کچھ نہیں ہوا" امان اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ شانزہ تو اس کی شکل دیکھتے ہی سہم گئی تھی۔ اٹھ کر بیٹھنے لگی تو اس نے منع کر دیا اور تھپکنے لگا گویا بچے کو تھپک رہا ہو۔ وہ تو ویسے ہی نیند میں تھی کچھ لمحوں میں ہی سو گئی۔ وہ شانزہ امان تھی جو سوتے میں بھی کسی معصوم سے بچے کی طرح لگتی تھی۔ بہت پیاری۔ امان مسکرا کر اپنی زوجہ کو دیکھنے لگا۔ اس کے بالوں میں انگلیاں گھماتا وہ بھول رہا تھا کہ اب وہ آفس

لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔یونہی کتنی دیر تکنے کے بعد اسے یاد آیا کہ وہ ایک شوہر کے ساتھ ایک باس بھی ہے۔وہ چونک کر اٹھا اور وارڈروب سے کالر والی شرٹ اور کوٹ نکالنے لگا۔چینج کر کے آیا اور ایک نظر سوتی شانزہ کو دیکھ کر سنگھار میز کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔کنگھا اٹھاتا آئینہ کی طرف دیکھا تو یاد آیا آئینہ تو وہ توڑ چکا تھا۔۔اب خود کو کہاں دیکھا جائے؟

"اہازمان کا کمرہ" وہ شاطرانہ مسکراہٹ لئے بولتا اب اس کے دروازے پر کھڑا تھا۔تختی کو اٹھایا جس میں اتنے بڑے بھاشن کے علاوہ "میری خواب گاہ میں امان کا آنا منع ہے" کو ایک نظر دیکھتا اسے پیچھے پھینک کر آگے بڑھ گیا۔زمان نے اپنے کمرے کی دیوار پر بڑا آئینہ لگوایا تھا۔وہاں اچھی طرح بال بنا کر خود کو تسلی دے کر وہ اس کے وارڈروب کی طرف بڑھا۔

"میری الماری کو ایسے کنگھالتا ہے جیسے اس کے پیسے اڑاتا ہوں۔۔۔"

وارڈروب کو دیکھ کر اسے دھچکا لگا،کپڑے ترتیب سے رکھے ہوئے تھے۔۔

کیسے؟؟؟؟؟اوہ کلثوم نے اس کے جانے کے بعد تہہ کر کے رکھے ہونگے ورنہ اسے کون نہیں جانتا ہے؟

اس نے اس کے کپڑے نکال کر بیڈ ہر رکھے۔ سب کپڑوں میں اس کی ایک بلیک ٹی شرٹ تھی جسے وہ اکثر پہنا کرتا تھا اور محبت اتنی تھی کہ اس شرٹ کو تین دن تک دھلواتا نہیں تھا۔ دھلوانے کا کبھی سوچا ہی نہیں۔۔۔امان نے شرٹ ناک سے لگائی اور اس کے بعد اسے کچھ لمحے سنبھلنے میں لگے۔۔۔۔اسے لگا اس کی ناک سڑ گئی ہو۔ابکائی آئی اور وہ اب آنکھیں پھاڑ کر چھت کی طرف دیکھنے لگا تا کہ کچھ تو حالت سنبھلے۔۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا یہ شرٹ سنبھال کر کیوں رکھی ہے؟ ۷،٦ سال سے زائد ہو چکے ہونگے" وہ اسے انگلیوں سے پکڑتا نیچے لے آیا اور ڈسٹ بن میں پھینک دی۔۔۔

"ہزار دفع کہا ہے اگر یہ شرٹ زیادہ پسند ہے تو اس جیسی دوسری لیلو! مگر کون سی محبت ہے اس سے جو نہیں دھلوائی جاتی۔۔

"کلثوم "

"جی امان دادا" وہ بھاگتی ہوئی آئی۔

"تم کب آئی ہو؟ "

"دادا ابھی کوئی پندرہ منٹ پہلے۔۔۔ "

"اور گارڈز؟"

"لالا تو آگئے اور تھوڑی دیر تک آجائیں گے سارے بھی"

"ہمم اچھا ہے۔۔ خیر میں نے ڈسٹ بن میں زمان کی ایک شرٹ پھینکی ہ۔۔۔ "

"کالی والی؟"کلثوم جلدی سے بات کاٹ کر بولی پھر خود ہی زبان دانتوں میں دبالی۔

امان آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھنے لگا۔

"یعنی اسے بھی پتا ہے اس شرٹ کے بارے میں" وہ دل میں ہنسا۔۔۔

"سوری دادا مجھے آپ کی بات نہیِ کاٹنی چاہیئے تھی، خطا ہو گئی" وہ نظریں جھکا کر بولی

"خیر وہ شرٹ میں نے پھینک دی ہے۔ ہو سکتا ہے زمان آجکل میں آئے۔ وہ شرٹ ڈسٹ بن سے بھی غائب کروا دینا ورنہ وہ وہاں سے بھی نکال لے گا" امان سیڑھیوں کی جانب مڑ گیا۔ کلثوم دبا دبا سا ہنسی۔

وہ کمرے میں داخل ہوا اور وال کلاک دیکھتا ہوا سنگھار میز سے موبائل اٹھا کر جیب میں رکھا اور پلٹ کر چلتا ہوا سوتی شانزہ کے پاس آیا۔ اس کا ہاتھ تھام کر چوما اور آنکھوں سے لگا لیا۔ وہ کچھ دیر اور ٹھہرنا چاہتا تھا مگر وہ تاخیر پہلے ہی کر چکا تھا اس لئے اٹھ کر ضروری فائلز اور گاڑی کی چابی لئے گیراج میں چلا آیا۔

"دادا کے لئے گیٹ کھولو" شہنواز نے چوکیدار کو آواز لگائی۔

امان نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے شہنواز کو گھورا۔وہ کل کا واقعہ بھولا نہیں تھا۔ شہنواز کا رنگ فق ہوا تھا مگر کچھ حرکت نہیں کی۔امان نے گاڑی ریورس کر کے باہر نکال لی۔شہنواز نے مڑ کر اوپری منزل کو دیکھا اور گہری سانس لیتا ڈیوٹی پر چلا گیا۔

--------------------------------------------------*

رمشا فاطمہ کے کمرے آئی تو اسے جائے نماز میں ہی سوتا دیکھ کر اس کی جانب بڑھی۔

"فاطمہ بچے اٹھو۔۔۔کہاں سو گئی تھی تم؟چلو شاباش اٹھ جاؤ کالج جانا ہے تمہیں"

رمشا نے اسے اٹھا کر بٹھایا۔۔رمشا اسے اٹھانے آئی تھی؟وہ چونک اٹھی۔وہ کسمساتی ہوئی اٹھی مگر اس کا چہرہ دیکھ کر لہجہ کڑوا ہو گیا۔

"تمہیں کیوں اتنی پرواہ ہو رہی ہے؟"رمشا فاطمہ کے لہجے پر حیران ہوئی۔

"کیا مطلب؟میں صرف تمہیں جگانے آئی تھی۔۔۔تم لیٹ ہو رہی ہو کالج سے۔۔۔"رمشا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

"اچھا"ایک گھوری دے کر فاطمہ صرف یہی کہہ سکی۔۔

"ہاں نا دیکھو اب شانزہ بھی ہمیں چھوڑ گئی اور عدیل کو بھی۔۔۔بھلا ایسا کوئی کرتا ہے؟؟؟بتاؤ ذرا یہ کہاں کی شرافت ہے"وہ بے چارگی سے نفی میں سر ہلا کر بول رہی تھی۔

"شریف تو تم بھی نہیں رمشا عرفان! ہم خاموش ہیں ہمیں رہنے دو۔۔۔اور خدارا باہر جاؤ میں سونا چاہتی ہوں اور نہیں جانا مجھے کالج بھلے باہر جا کر ایک کی چار لگا کر بتا دو!" وہ تڑخ کر بولی۔۔۔رمشا دنگ رہ گئی۔وہ اس موقع پر فاطمہ کو خود کے لئے ہمدردی پیدا کرنا چاہتی تھی لیکن اس کی باتوں سے اس کا یہ سب کرنا ناممکن لگ رہا تھا۔فاطمہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔وہ دم بخود اٹھی اور کمرے سے چلی گئی۔

فاطمہ نے ناگواری سے منہ پھیرا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔

--------------------------------------------------*

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں نہیں تھا۔گھڑی پر نظر ماری تو اب گیارہ بجنے کو تھے۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس گھر میں آئے اس کو تیسرا دن تھا۔تھوڑی دیر بعد بیڈ سے اٹھی اور فریش ہو آئی۔دل میں اب بھی خوف تھا۔کم از کم وہ رات والا واقعہ نہیں بھولی تھی جب امان نے اس کا جبڑا سختی سے پکڑا تھا۔اس کی سانسیں گویا اس دم اٹک گئی تھیں اور حالت ایسی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کیونکہ اس کے سامنے وہ شخص تھا جسے وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔اس کے لئے یہ وہ شخص تھا جو اسے جان سے مار بھی سکتا تھا کیونکہ وہ اس کا باپ نہیں تھا نہ اس کے باپ جیسا تھا جس کے لئے شانزہ کبھی نہیں ڈری۔۔۔ہاں وہ

اس سے اچھا برتاؤ نہیں رکھتے تھے نہ اس کے خیال کا خیال رکھتے تھے مگر باپ کا سایہ اور وجود ہی کافی ہوتا ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے کوئی اسے چھو بھی سکتا تھا۔ مگر جو نفرت پیدا ہو گئی تھی اس سب میں تو ایسا لگتا ہے جیسے انہوں نے خود اسے جہنم کے حوالے کر دیا۔ اس کی آنکھیں گیلی ہو گئیں۔۔۔بس ایک ماں کی یاد ستا رہی تھی اور ایک دوست کی۔۔۔عدیل کو گویا وہ یاد ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔اس لئے بھی کہ وہ اسے یاد کر کے رونا نہیں چاہتی تھی، وہ اب کسی کی بیوی تھی اور اب وہ شوہر کے ہوتے ہوئے کسی اور مرد کو سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔جو بھی تھا امان اب شوہر تھا۔۔بھلے وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی مگر اس کے ساتھ ایک محرم رشتے میں بندھ کر نا محرم کو سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ ہر بار یہ بات خود کو باور کروانا ضروری تھی کہ عدیل نے اسے نہ روکا اور نہ اس کے باپ کو کہ وہ یوں نہ کریں؟ اس کی آنکھیں کب گیلی ہوئیں اسے خبر نہ ہوئی۔۔۔یہ باتیں دہرانے کا فائدہ نہیں تھا۔۔۔مگر وہ اپنی ماما سے ملنا چاہتی تھی۔۔وہ اسے گھر نہیں جانے دے گا مگر وہ اسے ملوا تو سکتا ہے۔۔۔اس نے ٹھان لیا کہ وہ یہ بات ضرور کہے گی۔۔۔وہ اپنی بات اس کے سامنے رکھے گی کہ وہ اپنی ماں سے ملنا چاہتی ہے۔۔اور اگر وہ منع کرتا ہے تو وہ رکے گی نہیں وہ ہر بار بولے گی اور بار بار بولے گی۔۔۔اس نے آنسو پونچھے اور سنبھل کر کمرے سے باہر آگئی۔ امان اور زمان

کاکمرہ فرسٹ فلور پر مقیم تھا۔اس نے نظریں دوڑائیں مگر پورشن خالی تھا۔امان آفس جاچکا تھااسے علم تھا۔وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آگئی۔لاؤنج خالی تھا ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کس سمت جائے کہ کلثوم بھاگتی ہوئی آئی اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"لالا جلدی آؤ ورنہ بیگم صاحبہ بھاگ نہ جائیں۔۔۔"اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر وہ شہنواز کو آوازیں دینے لگی۔شانزہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

"آج نہیں جاپائیں گی آپ!اس دن آپ نے مجھے لاؤنج میں بند کر دیا اوپر سے مجھے پیاس بھی لگ رہی تھی آپ کی وجہ سے دو گھنٹے مجھے پیاسا رہنا پڑا اور امان دادا کے ہاتھوں جان جاتے جاتے بچی۔۔۔آج نہیں جانے دوں گی آپ کو"کلثوم دونوں ہاتھوں سے اس کی کلائی پکڑی ہوئی تھی۔جبکہ وہ بلکل سیدھا کھڑی اس کی دماغی حالت پر شک کرنے میں مصروف تھی۔

"کیاہوا کلثوم وہ بس کھڑی ہیں کہیں جا تھوڑی رہی ہیں۔۔"شہنواز جو تھوڑی دیر پہلے ہی پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا کلثوم کو جھڑکا۔کلثوم نے آنکھیں پھاڑیں۔۔

"ہیں؟آپ بھاگیں گی تو نہیں؟"شانزہ بے اختیار ہنسی۔۔

"نہیں میں بس یونہی نیچے آئی تھی۔۔۔ "

کلثوم نے سکون کا سانس لیا۔

"اوہ شکر ہے! مجھے لگا آپ پھر سے جا رہی ہیں" شہنواز اس کی بات اسے گھوری دے گیا۔

"زبان بند رکھا کرو کلثوم! بہت باتیں بھی کرنے لگی ہو آج کل"!

"اچھا لالا بس نظر کم رکھا کریں آپ مجھ پر" وہ ناراضگی سے منہ پھیر کر بولی۔۔

"آپ ڈانٹیں مت اسے" شانزہ نے کلثوم کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا اور شہنواز سے بولی۔ وہ بھول چکی تھی کہ وہ تھوڑی دیر پہلے رو کر آئی تھی۔

"نہیں یہ لالا ہے نا یہ بڑے بھائی ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ نہ کرو وہ کرو۔۔۔ کھانا کیوں نہیں کھایا، موبائل کم استعمال کیا کرو اور تو اور۔۔۔ "

"بس کردو کلثوم! تم غلطیاں بھی بہت کرتی ہو" شہنواز نے مسکراہٹ دبا کر مصنوع غصے سے کہا۔ شانزہ کھل کر مسکرائی۔۔ اسے بے اختیار اپنے سے چھوٹی کلثوم پر پیار آیا۔

"ہاں ساری غلطیاں میں ہی تو کرتی ہوں۔۔۔" وہ خفاسی رخ موڑ گئی۔ شہنواز نے اسے گھورا۔۔

"اگر تم میری بہن نہیں ہوتی نا تو اس بندوق سے تمہیں بھون دیتا" وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"اور اگر آپ میرے لالا نہیں ہوتے تو میں گرم چمٹے کو آپ کے ہاتھ پر لگا کر آپ کو سینک دیتی" جواب دوبدو آیا تھا۔ شانزہ اتنی زور سے ہنسی کہ کلثوم ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی۔

"کیا آپ دونوں بہن بھائی ہیں؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ شانزہ کا موڈ ان کی باتوں سے یک دم فریش ہو گیا تھا۔

"ہاں جی" شہنواز نے ابھی جواب دیا ہی تھا کہ کلثوم نے جملے میں اضافہ کیا

"غلطی سے" کلثوم سینے پر ہاتھ باندھ کر کہتی وہ شہنواز کو دیکھنے سے پرہیز کر رہی تھی۔۔۔

"اماں کہتی ہیں میں نے دعا کی تھی اللہ سے مجھے بہن چاہیئے۔۔۔ مت ماری گئی تھی میری۔۔۔۔ بڑا منحوس وقت تھا میری زندگی کا جب میں نے ایک بہن کی خواہش کی تھی۔ بس خبر نہیں تھی کہ میری دعا جلد ہی پوری ہو جائے گی ورنہ کچھ اور مانگ لیتا۔۔۔ آخ تھو" وہ تھوک پھینکنے کی نقل کرتا ہوا اب اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

کلثوم اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی۔ شانزہ کو بھی اس کے جواب کا انتظار تھا۔ کلثوم کی بڑی بڑی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو نکلنے لگے۔۔۔ شانزہ نے مڑ کر شہنواز کو دیکھا۔۔۔

"آپ نے اسے رلادیا" وہ ماتھے پر بل ڈال کر بولی۔

"بیگم صاحبہ ڈرامے کر رہی ہے یہ "شہنواز کا یہ کہنا تھا کہ کلثوم کی "سووو" شروع ہو چکی تھی جواب بلند آوازوں میں بدل رہی تھی

"نہیں کلثوم رومت! ایسے نہیں روتے!" وہ اسے خاموش کراونے لگی۔۔۔شہنواز کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا پھر ایک گہری سانس خارج کرتا ہوا کلثوم کی طرف بڑھا۔

"خطا ہو گئی کلثوم تیرے لالا سے۔۔۔چل معاف کر دے۔۔" وہ بہن کو سینے سے لگائے سر تھپکتا ہوا بولا۔

"اچھا بس رو تو مت! کلثوم تیری آواز کان پھاڑ رہی ہے میرے "شہنواز کے یہ کہتے شانزہ کو ہنسی آئی مگر اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبالی۔

"اب میں تجھے لالا نہیں کہوں گی لالا۔۔۔تو میرا انداق اڑاتا ہے۔۔وہ اس کے سینے سے لگے روتے ہوئے بولی". شہنواز نے دبی دبی ہنسی ہنستے ہوئے شانزہ کو دیکھا جس کی خود کی ہنسی بے قابو ہو رہی تھی۔۔۔

"اچھا بھی معاف کر دے۔۔۔کتنا بیہودہ روتی ہے تو کلثوم! تجھے ہر بار کہا ہے مت رویا کر دوسرے کے کانوں کا خیال رکھا کر۔۔اتنی سکت نہیں ہوتی کانوں کو کہ اتنی بیہودہ

آواز برداشت کر سکیں "شہنواز کا یہ کہنا تھا کہ کلثوم نے منہ پھاڑ پھاڑ کر رونا شروع کر دیا۔

"اللہ اللہ کلثوم دیکھو ابھی بیگم صاحبہ کو آئے دو تین دن ہوئے ہیں اور تو نے رونا شروع کر دیا۔۔۔اب بھلا بتا کیا سوچیں گی وہ تیرے بارے میں۔۔۔ چچچ "بس اب ایک ہی راستہ تھا جس سے وہ چپ ہو سکتی تھی۔۔وہ جلدی آنسو پونچھ کر سیدھی ہوئی اور شانزہ کی طرف دیکھا۔

"نہیں بی بی جی میں نہیں روتی "وہ ہڑبڑا کر بولی۔۔شہنواز ہنسا۔

"جی بی بی جی یہ بلکل بھی نہیں روتی۔۔۔بس میں ہی تو روتا رہتا ہوں "وہ کلثوم پر طنز کے تیر چلاتا بظاہر ہنس کر بولا۔کلثوم نے بھائی کو فکر مندی سے دیکھا۔

"نہیں بی بی جی بھائی بھی نہیں روتا "اسے بھائی کی ریپوٹیشن کی فکر پڑ گئی۔

"تم میری تعریفیں نہیں کرو میں خود کی کر سکتا ہوں۔۔تم جا کر بی بی صاحبہ کے لئے ناشتہ بناؤ۔۔۔"شانزہ مسکرا دی۔۔۔

"ہائے ہاں بی بی میں تو بھول ہی گئی کیا کھاتی ہیں آپ ناشتے میں؟"وہ اب شانزہ کی جانب آئی۔۔شہنواز اپنی بہن کو دیکھتے ہوئے باہر چلا گیا۔

"کلثوم میرے لئے بس انڈہ بوائل کردو اور چائے بنادو" شانزہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"جی بی بی جی" وہ جانے کے لئے مڑی کہ شانزہ نے روکا۔

"اور سنو اپنے لئے بھی ناشتہ لے آنا مل کر کھائیں گے کیونکہ مجھے تمھاری باتیں سننا اچھا لگ رہا ہے" کلثوم نے مڑ کر اسے دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ تبسم پھیلا اور "جی بی بی جی" کہہ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔شانزہ لاؤنج کی سیٹنگ دیکھنے لگی۔ خوبصورت رنگ کے بھاری پردے لٹک رہے تھے۔بڑی ایل ای ڈی لگی اور تھوڑے فاصلے پر ڈائننگ ٹیبل تھی۔اسے واقعی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔وہ گھر محل سے کم نہیں تھا۔وسیع لاؤنج میں رکھے کالے صوفے اس کو اور زیادہ حسین بنا رہے تھے۔وہ ان سب کو دیکھنے میں محو تھی کہ کلثوم آواز آئی۔

"آجائیں بی بی جی" اس نے ٹیبل پر کھانا رکھا۔

"واہ اتنی جلدی بنالیا۔۔۔" کرسی آگے کر کے وہ بیٹھ گئی۔

"آؤ یہاں تم بھی بیٹھ جاؤ۔۔۔" شانزہ نے اس کے لئے بھی کرسی آگے کی تو کلثوم کی چٹی گوری رنگت سرخ ہو گئی۔

"آپ کو پتا ہے شانزہ بی بی۔۔۔آپ بہت زیادہ اچھی ہیں".

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جزاک اللہ لڑکی۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔شانزہ دعا پڑھ کر کھانے کا لقمہ منہ میں ڈالا۔

"آپ خوش تو ہیں نا؟"یہ لفظ نہیں خنجر تھے جو اس کو زخمی کر رہے تھے۔شانزہ نے لب بھینچے۔۔اسے لگا لقمہ گویا حلق میں اٹک گیا ہو۔۔۔سارے زخم یاد آ گئے۔۔بلیک میلنگ، دھمکیاں، پھر اغوا کر لینا۔۔۔ساری زندگی کے لئے اذیت مل گئی تھی۔وہ کوئی جواب نہ دے سکی۔۔

"وہ بہت اچھے ہیں شانزہ بی بی۔۔۔"ابھی کلثوم اپنا جملا پورا نہیں کر پائی تھی کہ شانزہ نے بات کاٹی۔

"وہ شخص انسان نہیں درندہ ہے جو دوسروں کی زندگیوں سے کھیلتا ہے، اسے دوسرے کے جذبات فکر نہیں ہوتی وہ سب کو روند دیتا ہے۔۔۔میں اس کے ساتھ خوش نہیں۔اذیت میں ہوں خوف میں ہوں۔۔۔"وہ دانت پیس کر خود کو قابو کرنے لگی۔۔

کلثوم حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے بیگم صاحبہ"وہ دھیرے سے بولی۔

"اسے سمجھنے کی ضرورت ہے جو ایک پاگل انسان ہے؟راتوں کو اٹھ کر آئینے توڑتا ہے اور ساری رات ٹیرس میں جاگ کر سگریٹ پھونکتا ہے؟نہ خود چین لیتا ہے اور میرا

چین تو برباد ہی ہے تب تک جب تک یہ طلاق نہیں دیدیتا اور تب سے ہے جب میں نے پہلی بار اس شخص کو دیکھا تھا۔۔۔۔"کلثوم فق نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"انہوں نے پھر سے آئینہ توڑ دیا؟؟؟ یاخدایا" وہ تیزی سے اٹھی اور باہر کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

"آپ کو ابھی بہت کچھ جاننے کی اور سمجھنے کی ضرورت ہے بی بی" وہ پل بھر کو رکی تھی اور کہہ کر شہنواز کے پاس بھاگ گئی تھی۔

-------------------------------------------------*

شام کے پانچ بجنے والے تھے۔وہ کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اس کا دل خوفزدہ ہو رہا تھا کیونکہ امان آنے والا تھا۔بس ایک اور موقع مل جائے فرار ہونے کا۔۔۔بس ایک اور۔۔۔وہ بہت دور نکل جائے گی اور کسی کو خبر بھی نہ ہوگی۔ اسے ایک بار پھر رونے آنے لگا۔۔ماں کی یاد بار بار ستا رہی تھی۔۔۔وہ بستر پر اوندھے منہ لیٹی تھی۔۔۔جانے کتنی دیر بے آواز روتی رہی۔۔۔دن ڈھل رہا تھا اور رات برپا ہو رہی تھی۔۔۔وہ آنے والا تھا اور وہ آئیندہ دنوں میں فرار ہونے کا راستہ سوچ رہی تھی۔۔جب وہ گھر سے نکالی گئی تھی تو اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔بستہ گھر

میں تھا۔۔۔ تھا تو بس اجڑا دل۔۔یونیفارم پہن کر ہی اس گھر آئی تھی اور اب اُس یونیفارم کا کچھ اتا پتا بھی نہیں تھا۔اس کا فون اس کی جیب میں تھا۔۔۔۔

"میرا فون" وہ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔اسے اچھی طرح یاد تھا کہ جب وہ گھر سے نکلی تھی تو اس کی جیب میں ہی اس کا فون رکھا تھا۔۔۔پھر کہاں گیا؟؟؟؟ وہ اسے اسی کمرے میں لایا تھا اور یونیفارم بھی شانزہ نے یہیں چینج کر کے شادی کا جوڑا پہنا تھا۔۔ تو فون؟ ایسا ہو نہیں سکتا کہ امان کو نہ ملا ہو۔۔وہ اٹھی اور کھڑکی کی طرف آئی تا کہ دیکھ سکے کہ ابھی امان آیا کہ نہیں۔گیراج میں دو گارڈز آپس میں کھڑے باتیں کر رہے تھے ان کے علاوہ گیراج خالی تھا۔اس نے دونوں بیڈ کی سائڈ ٹیبل چیک کی۔۔۔وہاں بھی نہ ملا تو چاروں اور نظریں دوڑانے لگی۔۔۔

"اس کے علاوہ وہ کہاں چھپا سکتے ہیں" وہ پریشانی میں خود سے بولنے لگی۔وہ وارڈروب کی جانب بڑھی اور امان کی طرف کا پٹ کھولا۔اس کے کپڑے ترتیب سے سجے تھے۔۔۔وہ ڈھونڈنے اتنی پاگل ہو چکی تھی کہ وہ اس کے کپڑے بگاڑ کر ایک سائڈ پر رکھ کر دیکھ رہی تھی۔بائیں طرف کپڑوں کے نیچے سے اسے اپنا موبائل ملا۔۔۔گویا امید مل گئی۔۔موبائل پاور آف تھا۔ اس نے کھول کر پاسورڈ ڈالا۔۔ابھی وہ کچھ اور کرتی کہ گاڑی کا ہارن بجا۔افرا تفری اور ہڑبڑاہٹ میں اس کے ہاتھ سے موبائل

چھوٹتے چھوٹتے بچا۔۔پھولی سانسوں سے اب وہ سوچنے لگی کہ کیا کرے۔۔موبائل کو جلدی اسی جگہ پر رکھا مگر کپڑے بے ترتیبی سے رکھے تھے۔وارڈروب بند کا دروازہ دکھیل کر وہ بھاگ کر بیڈ پر لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لیں۔مگر ہائے ری قسمت کوئی کام پورے سو فیصد ٹھیک نہیں ہوتا اور شانزہ سے صرف پچاس فیصد کام ٹھیک ہوا تھا۔ وہ وارڈروب کی لائٹ بند کرنا بھول گئی تھی اور جلدی جلدی میں یہ بھول گئی تھی کہ دروازہ جو بند کر گئی تھی وہ بند نہیں ہوا تھا ہلکا سا کھلارہ گیا تھا۔بستر پر آنکھیں بند کئے وہ سوتی بن گئی تھی۔وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا اور شانزہ کی بند آنکھیں بھی خوف سے کپکپا رہی تھیں۔

--

وہ اندر آیا تو بیڈ پر شانزہ کو سوتے دیکھ کر مسکرادیا۔۔ایک تھکن تھی جو اس کو دیکھ کر اتری تھی۔سوٹ صوفے پر رکھ کر وہ خود بھی صوفے پر ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر جما کر بیٹھ گیا۔ایک ہاتھ سے ٹائی ڈھیلی کی اور دونوں صوفے کے گرد پھیلا کر اسے تکنے لگا۔صبح آفس جاتے وقت بھی وہ سو رہی تھی اور اب جب آیا تھا تب بھی سو رہی تھی۔ اس کا دل چاہا کہ اسے اٹھا دے مگر دل کو تھپک دیا۔ڈھیر سارا کام کر کے وہ گھر اس کے لئے ہی آیا تھا اور وہ سو رہی تھی۔آج تھکا دینے والا دن گزرا تھا۔وہ آج تاخیر سے آتا مگر

وہ اس سے باتیں کرناچاہتا تھا۔۔کام میں دل بھی نہیں رہا تھا تو کام بھی چھوڑ آیا تھا۔ گہری سانس بھرتے اٹھا اور وارڈروب کی جانب بڑھا۔۔شانزہ نے ہلکی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ وارڈروب کی جلی بتی اور اپنا کھلا پٹ دیکھ کر ہکا بکا ہوا کھڑا تھا۔وہ سہم گئی۔ ایک ٹی شرٹ تھی جو وارڈروب کھولتے اس کے قدموں میں گری تھی۔۔وارڈروب کی یہ حالت دیکھ کر اس نے جھٹکے سے پلٹ کر اسے دیکھا۔شانزہ نے جلدی سے آنکھیں بند کیں مگر وہ اسکی پلکوں حرکت دیکھ چکا۔۔وہ جان گیا تھا کہ وہ سو نہیں رہی اور اٹھی ہوئی ہے۔۔مگر امان شاہ تھا! ہمیشہ سے ایک خاموش کھلاڑی رہا تھا۔۔۔شانزہ کا دل بے اختیار زور دھڑکنے لگا۔وہ اس کی جانب پلٹا نہیں بلکہ ادھ کھلا دروازہ کھینچ کر پورا کھول دیا۔وہ جتنے کپڑے شانزہ نے ہڑبڑی میں ٹھونسے تھے وہ باہر امان قدموں میں آ گرے تھے۔وہ اب بھی اطمینان سے کام کر رہا تھا۔کوئی تو چیز تھی جسے ڈھونڈنے کے لئے وہ یوں وارڈروب کا حال بگاڑ گئی۔۔۔ایک جان لیوا مسکراہٹ تھی جو اس کے چہرے پر عیاں ہوئی تھی۔۔اس نے گردن موڑ کر سوتی شانزہ کو دیکھا۔وہ اب بھی سوتی بنی تھی۔اسے اس سب کی امید کم از کم شانزہ سے نہیں تھی۔۔وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کچھ یاد آنے پر زور سے ہنسا۔وہ یہ کیوں نہیں کر سکتی آخر بیوی بھی تو امان شاہ کی تھی۔۔خاموش ماحول میں اچانک اس کا قہقہ گونجا تو شانزہ ہڑبڑا گئی مگر جلد ہی اس نے

خود پر قابو پالیا۔۔امان نے اس کی ہڑبڑاہٹ صاف محسوس کی تھی مگر یوں ظاہر کیا جیسے کچھ محسوس ہی نہ کیا ہو۔وارڈروب کی درازیں کھول کر دیکھیں تو ایسا کچھ نہ ملا جس کے لئے وہ یہ سب کچھ کرے۔وہ ایک ایک کر کے اب اپنے تمام کپڑے کونے میں زمین پر پھینک رہا تھا۔اس نے اپنی سفید ٹی شرٹ ہٹائی تو نیچے کوئی چمکتی چیز دکھی۔۔۔اس نے سائڈ پر شرٹ پھینکی اور اسے آرام سے اٹھایا۔۔۔وہ یک دم مسکرایا۔وہ اپنے موبائل کو ڈھونڈ رہی تھی جسے امان نے پہلے دن ہی لے کر رکھ لیا تھا۔وہ اس موبائل سے ایک ہی فائدہ اٹھا سکتی تھی۔فون پر بات۔۔کیونکہ فون کر کے اسے کوئی لینے نہیں آنے والا تھا۔ ان سب نے اسے دھتکار دیا تھا وہ یہ جان چکا تھا۔وہ جبھی باہر سڑک پر اجڑی حالت میں کھڑی تھی۔وہ اس موبائل سے صرف ان سے بات کر سکتی تھی جو اس پر یقین کرتے تھے۔۔۔جیسے فاطمہ یا اسکی ماں۔اس پھر سے پلٹ کر سوتی بنی شانزہ کو دیکھا اور پھر ہاتھ میں پکڑے موبائل کو۔۔۔وہ اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک اس نے اس موبائل میں موجود تمام نمبر نہ اڑا دیئے۔۔۔مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ نمبر اڑانے سے کچھ نہیں ہوگا۔۔کوئی اس کے نمبر پر خود سے بھی کال کر سکتا تھا۔۔۔اس سوال کے لئے اس کے پاس جواب تھا۔۔۔اس نے نمبر اڑائے اور چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔ موبائل کی اسکرین آف کر کے اس کے برابر میں پھینکا۔

"کھول لو آنکھیں اور رکھ لو موبائل! جانتا ہوں کہ تم سو نہیں رہی۔۔۔" وہ کہہ کر جھکا اور اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔شانزہ نے پھر بھی آنکھیں نہ کھولی۔۔۔ سانسیں بے ربط دوڑ رہی تھی۔۔اور دل دھڑک گویا حلق میں آ رہا تھا۔۔حال ایسا کہ کاٹو تو گویا بدن میں لہو کا قطرہ نہیں۔ایک نظر اس پر ڈال کر وہ وارڈروب سے کپڑے نکالتا باتھروم کی طرف بڑھ گیا۔شانزہ نے پھولی سانسوں کے درمیاں آنکھیں کھولیں۔وہ اس بار بھی پکڑی گئی تھی۔وہ شخص کیوں اسے جیتنے نہیں دیتا۔۔وہ جلدی اٹھ کر بیٹھی اور موبائل تلاشنے لگی۔۔وہ اسے خود موبائل دے گیا تھا یہ ناقابلِ یقین بات تھی۔۔۔وہ اس کے آنے سے پہلے موبائل کھول کر دیکھنے لگی۔کال کی نیت سے کانٹیکٹ باکس میں گئی تو ایک نمبر نظر نہ آیا۔اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بار بار چیک کیا مگر وہ نو لسٹ شو کر رہا تھا۔باتھروم کا دروازہ کھلا اور وہ تولیہ گردن پر لٹکائے باہر آیا۔ شانزہ کی نظریں جھکی ہی رہیں۔۔۔وہ اس کی موجودگی سے لاعلم تھی۔۔۔موبائل میں اتنی مصروف تھی کہ مقابل کھڑے شخص کو اس کی تکتے ہوئے نہ دیکھ پائی۔امان نے اسے کچھ لمحے دیکھ کر تولیہ گیلے بالوں پر رگڑا۔

"میں لگا دیتا ہوں"

وہ اس کی آواز ہو چونک اٹھی اور اب سہم کر اسے دیکھنے لگی۔

"لگادوں؟"امان نے جواب نہ پاکر اسے پوچھا۔

"کک۔کیا؟"وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

"کیا؟ڈورا دی ایکسپلورر اور کیا"وہ آنکھوں میں حیرانی لائے اس کے "کیا"ہر یوں حیران ہوا تھا جیسے شانزہ کو پتا ہی نہ ہو۔۔شانزہ کے تو زبان میں تالے پڑ گئے۔

"کیا ہوا کارٹون نہیں دیکھتی؟ہاں میں نہیں دیکھتا مگر زمان دیکھتا ہے۔۔تو بتاؤ کون سا کارٹون ڈاؤن لوڈ کر دوں موبائل میں؟کیونکہ اب یہ کارٹون دیکھنے کے ہی قابل ہے زوجہ"وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔شانزہ کو اپنی توہین محسوس ہوئی۔۔اسے ایسا لگا جیسے امان کا یہ لہجہ تمسخرانہ ہے۔۔۔

"نن۔نمبر؟"

"ہاں تو وہ میں نے ریموو کر دیئے جبھی کہہ رہا ہوں۔۔کل نئی سم آجائے گی تمھاری"

وہ بال بناتا ہوا بولا۔۔

ظاہر ہے آئینہ تو وہ توڑ چکا تھا اس لئے اندازے سے بال بنا کر برش سائڈ ہر رکھ دیا۔۔۔شانزہ کے الفاظ کہیں کھو گئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج وہ غصہ بھی نہ ہوا تھا۔۔اس کی ایک وجہ تھی۔۔۔وہ یہ کہ زمان آرہا تھا۔خیر لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کو کتنا بڑا دھچکا لگنے والا ہے۔۔مگر کیا کرے کبھی نہ کبھی تو لگنا ہی تھا۔۔

--

دروازہ چوکیدار نے خوش آمدید کہہ کر دروازہ کھولا تھا۔ایک نظر اوپری منزل کی جانب دیکھتا وہ سنجیدگی سے آگے بڑھا۔وہاں موجود گارڈز نے اسے دیکھا تھا مگر کچھ کہا نہیں۔چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اب بہت بڑا تماشہ ہونے کو ہے! سوٹ کیس وہیں پھینکتا وہ تیزی اندر کی جانب بڑھا۔

"امان "وہ لاؤنج میں کھڑا ہو کر بلند آواز میں بلانے لگا۔امان سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا۔

"تم آگئے " لہجے میں خوشی بکھیرے وہ اس کے گلے لگنے چاہا مگر زمان پیچھے ہو گیا اور سپاٹ چہرے سے اسے دیکھنے لگا۔زمان کی اس حرکت پر امان کا ٹھٹھکا۔وہ زمان سے گلے ملنا چاہتا مگر۔۔۔

"کہاں ہے وہ؟"سخت لہجے میں ہو چھا گیا۔۔اس سے کبھی کسی نے اتنی سختی سے بات بھی نہیں کی۔۔۔کی تو زمان نے بھی نہیں کبھی مگر یوں۔۔۔

"کون؟ "

"مسز امان" وہ دانت پیس کر بولا۔۔

"کمرے میں ہے اپنے" وہ نظریں پھیر کر بولا۔

"گھر بھجواؤ اس کو اس کے" وہ چیخا۔۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے؟؟؟" وہ بھی جواباً چیخ پڑا۔۔۔

"ہاں میرا دماغ خراب ہو گیا ہے اور ابھی سے نہیں بہت پہلے سے ہے۔۔اور اسی دماغ کی خرابی کی وجہ ہے جو تمھارے دھوکے میں آ کر لاہور چلا گیا۔۔۔یقین کیا تم نے اور تم نے مجھے ہی دھوکا دیا؟ مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔یقین توڑ دیا ہے تم نے میرا۔۔۔بغیر آواز کئے میں نے تمھاری ہر بات مانی ہے، ہر حکم مانا ہے کیونکہ مجھے تم پر یقین تھا۔۔۔

"تم دنیا بھر کو دھوکے میں رکھ سکتے ہو پر مجھے نہیں" یہ جملا روز خود سے دہرایا کرتا تھا امان میں۔ میں تو زمان تھا۔۔۔تمہارا بھائی۔ تم جانتے تھے کہ تم جتنا مجھے دھوکے میں رکھو گے میں بغیر آواز نکالے تمہارے دیئے گئے ہر دھوکے میں ہی رہوں گا۔۔۔مگر وہ تمہاری محبت تھی نا؟ یہ کون سی محبت ہے جس میں تم نے زبردستی نکاح کر ڈالا۔۔۔" وہ پوری قوت سے چیخ رہا تھا۔ کمرے میں بیٹھی شانزہ سب سن رہی تھی۔۔وہ کمرے سے نکل کر سیڑھیوں ہر ان کی نظروں سے چھپ کھڑی ہو گئی تھی۔

"کیوں کیا؟؟؟؟؟اس کا منگیتر بھی تھا جو اسے شاید تم سے زیادہ چاہتا تھا اور اب بھی چاہتا ہو گا۔ تم۔۔۔ تم یہ کیسے کر سکتے ہو؟؟ میں نے منع کیا تھا۔۔ مجھے یہی خدشہ لاحق تھا اس لئے نہیں جانا چاہتا تھا کہیں تم سے دور۔۔ مگر کیا کروں میں؟ میں ہی بے وقوف ہوں۔۔ میں احمق ہوں کہ تمہاری کسی بات کو ٹالنے کا دل نہیں کرتا۔۔ اور دیکھو میری ہی وجہ سے یہ سب ہوا۔۔۔ میری ہی غیر موجودگی میں لائے تم اسے۔۔ مجھے جانا ہی نہیں چاہئے تھا۔۔ اسے آزاد کردو امان۔۔۔ میں سو فیصد جانتا ہوں کہ وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہو گی۔۔ شانزہ نیچے آؤ" وہ اب شانزہ کو آوازیں دینے لگا۔ امان فق ہوا کھڑا تھا۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار زمان اس پر چلایا تھا اور وہ یوں خاموش رہا تھا۔ یہ کونسا لمحہ تھا جس میں امان کے منہ سے لفظ ادا نہیں ہو رہے تھے؟

شانزہ اپنا نام سنتے ہوئے ڈری سہمی نیچے آئی۔۔

"ج۔ج۔جی۔۔ "

"رہنا چاہتی ہو یا نہیں؟" وہ سنجیدگی سے اس سے پوچھنے لگا۔ اس نے امان کو دیکھا جو ساکت سا زمان کو دیکھ رہا تھا۔۔ امان کو اپنی طرف متوجہ نہ پا کر اس نے جھٹ سے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں رہنا چاہتی وہ۔۔ چھوڑ دو اسے خدارا" وہ ہاتھ جوڑ کر چیخا۔ مگر وہ اب بھی یونہی ساکت کھڑا تھا۔۔

"منہاج شاہ کا نام بھی لینے سے منع کرتے ہو نا؟ میں نے منہاج کی ڈائری پڑھی ہے۔۔۔ مکمل نہیں ہوئی ابھی مگر جتنا بھی اب تک پڑھ چکا وہ دل میں بھی اتار چکا۔۔۔ اس شخص کو جان گیا ہوں. ارے میری چھوڑو تم نے اس لڑکی کی زندگی برباد کر دی جو تمہاری محبت یے۔۔۔ میں۔ میں اس کی زندگی جان گیا مگر تم صرف اتنا جانتے ہو کہ وہ ایک اذیت پسند، شدت پسند اور برا آدمی تھا۔۔۔ میرے نظر ہے کو ڈالو بھاڑ میں۔۔ میں تمہاری معلومات تک کی بات کرتا ہوں۔ تم یہی جانتے ہو نا کہ منہاج نے ہمارا ماضی برباد کر دیا؟ منہاج نے ہمیں جیتے جی مار دیا؟ منہاج نے ہماری ماں کو اذیت میں رکھا۔۔؟ تو اگر ایسا ہے تو ایک بات یاد رکھنا تم بھی اپنے اندر ایک منہاج ہو۔۔ اور جو منہاج نے کیا اپنی بیوی بچوں کے ساتھ وہی ماضی مجھے مستقبل میں تمہارا نظر آ رہا ہے۔ ایک شخص جسے کوئی نہ سمجھ پایا۔۔۔۔۔ فرق اتنا ہے تم دونوں میں کہ اسے لوگ اندر تک جاننے کی خواہش رکھتے تھے۔ لوگ منہاج کو پڑھنا چاہتے تھے اور تمہیں دیکھنا بھی نہیں چاہتے! تمہارے مطابق جو منہاج شاہ ہے اس لحاظ سے تم منہاج شاہ کا عکس نہیں ہو۔۔ تم منہاج ہی ہو! اور آج میں اپنے باپ کو تو دیکھنا چاہتا

ہوں مگر تمہیں نہیں امان۔۔۔تم نے میرا بھروسہ میرا اعتماد سب توڑ دیا۔۔مجھے دھوکا دیا۔۔گویا مجھے کھو دیا" وہ اس قدرت دل برداشتہ تھا کہ آنکھیں بھی گیلی ہو چکی تھیں اور آواز بھاری۔۔۔بس اپنی بھڑاس اور غصے پر قابو نہ پا سکا۔۔۔وہ پلٹ گیا کبھی نہ واپس انے کے لئے۔ابھی لاؤنج پار ہی کر رہا تھا کہ دھپ کی آواز پر ساکت ہوا۔۔دل میں خدشہ لیئے وہ مڑا تھا۔۔ بظاہر مضبوط مگر بکھرا ہوا شخص زمین بوس ہو گیا تھا۔

برابر کھڑی شانزہ کی چیخیں بلند ہوئی تھیں۔

(جاری ہے)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین